سوال

(124)جمعہ اور عید کا جمع ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنا ہے کہ اگر جمعہ کے دن عید ہو تو یہ ملک اور حکمرانوں کے لیے بہت بھاری ہوتا ہے ، ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے ؟ کتاب وسنت کی روشنی میں کیا ہدایات ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کے نظام کے مطابق ہفتہ کے سات دنوں میں کسی بھی دن عید آسکتی ہے اور اگر یہ جمعہ کے دن آجائے تو مسلمانوں کے لیے دو عیدیں جمع ہوجاتی ہیں، لیکن لوگوں نے اسے غلط رنگ دے کر مشہور کر رکھا ہے کہ ایسی عید ملک اور حکمرانوں کے لیے بہت بھاری ہوتی ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ۔ چنانچہ حضرت ابوعبید بیان کرتے ہیں : ''میں ایک مرتبہ عید کے موقع پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حاضر ہوا اور یہ جمعہ کا دن تھا ۔ انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا : اے لوگو!بلا شبہ اس دن دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں لہٰذا عوالی کے لوگوں میں سے جو نماز جمعہ کا انتظار کرنا چاہے کر لے اور جو واپس جانا چاہے تو میں اسے واپس جانے کی اجازت دیتا ہوں ۔ [1]

جب جمعہ کے دن عید آجائے تو شرعی طور پر کیا کرنا چاہیے ؟ اسلامی تعلیمات کے مطابق نماز عید تو معمول کے مطابق ہی ادا کی جائے گی البتہ جمعہ کے متعلق اختیار ہے اگر کوئی چاہے تو مسجد میں حاضر ہوکر جمعہ پڑھ لے اور اگر چاہے تو جمعہ نہ پڑھے ، البتہ جمعہ نہ پڑھنے کی صورت میں نماز ظہر کی ادائیگی ضروری ہے ۔ خواہ اکیلا پڑھے یا باجماعت ادا کرلے لیکن اسے منحوس خیال کرنے کی بات خود ساختہ ہے ، کتاب وسنت سے کوئی ایسی بات ثابت نہیں ، اگر ان دونوں کے اجتماع سے نحوست یا بدشگونی کا مسئلہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہمیں آگاہ فرماتے ۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جمعہ کے دن عید آئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''''تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہوچکی ہیں ، اگر کوئی چاہے تو نماز عید جمعہ کی ادائیگی سے کفایت کرجائے گی لیکن ہم جمعہ ادا کریں گے ۔ '' [2]

اس حدیث کے مطابق جو شخص جمعہ کے دن نماز عید پڑھ لے تو اسے رخصت ہے کہ جمعہ نہ پڑھے لیکن امام کے لیے عزیمت یہ ہے کہ وہ جمعہ کے لیے مسجد میں حاضر ہو ،تاکہ وہ مسجد میں آنے والوں اور نماز عید نہ پڑھنے والوں کو جمعہ پڑھائے کیونکہ ایاس بن ابی رملہ شامی سے مروی ایک حدیث میں ہے ، وہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ، جب انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا ، کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا کبھی ایسا موقع ملا کہ ایک ہی دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہوں تو انھوں نے فرمایا : جی ہاں ! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کس طرح عمل کیا ؟ انھوں نے فرمایا : ''آپ نے نماز عید پڑھائی اور جمعہ کے لیے رخصت دے دی اور فرمایا کہ جو شخص پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے ۔ '' [3]اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عام لوگوں کے لیے رخصت ہے لیکن امام کو عزیمت پر عمل کرنا ہوگا ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے ۔ چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نمازجمعہ اور عید میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ تلاوت کرتے تھے۔ اور جب کبھی جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں ہی ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔[4]

یہ بھی واضح رہے کہ جو لوگ نماز عید پڑھنے کے بعد نماز جمعہ میں شریک نہ ہوں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز ظہر چار رکعت ادا کریں خواہ اکیلے اکیلے پڑھیں یا باجماعت ادا کریں۔ جیسا کہ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن نماز عید پہلے وقت میں پڑھائی پھر جمعہ کے لیے گئے تو آپ باہر نہ نکلے اور ہم نے اکیلے اکیلے ہی نماز پڑھ لی۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ طائف میں تھے، جب وہ واپس آئے تو ہم نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ انھوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔[5]

ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز ظہر گھر میں ادا کرلی ہو، اس لیے وہ باہر نہ نکلے ہوں، بہر حال امام کو رخصت پر عمل کرنے کی بجائے عزیمت پر عمل کرنا چاہیے اور اسے جمعہ پڑھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہاں اگر نمازیوں کی تعداد محدود اور سب کے اتفاق سے جمعہ نہ پڑھنے کا اتفاق کر لیا گیا ہو تو اس صورت میں سب نماز ظہر ادا کریں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری الاضاحی : ۵۵۷۲۔

[2] ابوداؤد، الجمعۃ : ۱۰۶۹۔

[3] ابوداؤد، الصلوۃ : ۱۰۷۰۔

[4] صحیح مسلم، الجمعۃ : ۸۷۸۔

[5] ابوداؤد، الصلوۃ : ۱۰۷۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:145

محدث فتویٰ